# تجارتی پالیسی 09-2008

خواتین وحضرات!

آپ کے سامنے سال 09-2008 کی تجارتی پالیسی پیش کرنا میرے لئے باعث افتخار ہے۔ یہ عرصہ نو سال بعد قائم ہونے والی جمہوری حکومت کی پہلی تجارتی پالیسی ہے۔ یہ آپ کی حکومت ہے اور اس میں آپ لوگوں کی توقعات اور عزائم شامل ہیں۔ جنہوں نے ہمیں بہت اہم منیڈیت دیا ہے۔ اگرچہ آپ کی یہ حکومت قائم ہوئے چار ماہ سے کم عرصہ ہوا ہے، ہماری کوشش رہی ہے کہ ایک ایسی تجارتی پالیسی بنائی جائے جس کا رخ اور تصور نیا ہو اور جس کا اثر ان لوگوں کی زندگیوں پر پڑے جو انتہائی ضرورت مند ہیں۔ حال ہی میں اعلان کردہ بجٹ اور اس تجارتی پالیسی میں حکومت کی توجہ اس امر پر ہے کہ ترقی کے ثمرات عام آدمی تک پہنچائے جائیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ تاجروں، کاروباری حضرات ،صنعت کاروں اور سرمایہ کاروں کی اس سلسلے میں حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اپنے اپنے شعبوں میں مزید محنت کریں۔ اور ہم اس چیز کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ کسی بھی ترقی کے ثمرات کا اثر زیریں طبقے (grass root level) تک پہنچے۔

ہمیں بہت مشکل اقتصادی حالات ورثہ میں ملے ہیں ۔عوام کو ماضی قریب کے مقابلے میں اب زیادہ معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کی وجہ گزشتہ سال کے دوران سامنے آنے والی چند اندرونی اور بیرونی وجوہات ہیں۔ بیرونی محاذ پر زیادہ مشکل مسائل درج ذیل تھے:۔

- سال کے دوران تیل کی بین الاقوامی قیمتیں دوگنا ہونا جو تقریباً 68 امریکی ڈالر سے بڑھ کر 145 امریکی ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں۔
- ان خوردنی اشیاء کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ جو کہ پاکستان کو اس سال میں درآمد کرنا پڑیں خصوصاً گندم اور خوردنی تیل۔
- امریکی معیشت کی ترقی کی رفتار میں کمی اور بین الاقوامی مالیاتی منڈی میں

کساد بازاری جس کے باعث ہماری برآمدات کی طلب میں کمی واقع ہوئی۔

اندورونی محاذ پر بھی ہمیں اپنے حصے سے زائد مشکلات کا سامنا رہا۔اس سال ملک میں مسلسل سیاسی غیر استحکام رہا جس کا آغاز مارچ 2007 میں عدلیہ کے بحران سے ہوا۔امن وامان کی صورت حال بھی خطرناک حد تک بگڑ گئی جس کے مظاہر میں لال مسجد کا معاملہ، دہشت گرد بم دھماکوں کی شدت اور تسلسل اور اس کے ساتھ ساتھ صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں(FATA) میں جنگ وجدل کی صورتحال شامل ہیں۔اس سلسلے میں سب سے افسوس ناک واقعہ 27 دسمبر 2007 کو محترمہ بینظیر بھٹو کی شہادت کا تھا جس نے ملک کی معاشی اور سیاسی صحت پر طویل اور گہری تاریکی کا پردہ ڈال دیا۔ایک اندازے کے مطابق اس المناک سانحے کے بعد پانچ دن تک ہونے والی گڑبڑ سے ملکی برآمدات سے ہونے والی آمدن میں 200 ملین ڈالر کا نقصان ہوا۔

اندرونی محاذ پر وہ چیلنجز درج ذیل ہیں جن کے باعث مذکورہ سال میں ہمارے برآمد کنندگان کو مقررہ وقت پر یا مسابقتی قیمتوں پر برآمدی آرڈرز پورا کرنے میں مشکل پیش آئی۔

- توانائی کی دستیابی میں کمی اور نتیجتاً بجلی اور قدرتی گیس کی لوڈ شیڈنگ۔
- زراور شرح تبادلہ کی پالیسیاں اور اس کے علاوہ رسد کے مسائل۔
- تنخواہوں کی ادائیگی اور خام مال خصوصاً خام کپاس کی خرید پر بڑھتے ہوئے اخراجات۔
- دیگر ممالک کی حکومتوں کی جانب سے ٹریول ایڈوائزریز Travel advisories کا اجراء جس کے باعث درآمد کنندگان کی پاکستان سے مال منگوانے کی حوصلہ شکنی ہوئی۔
- طویل المیعاد سٹرکچرل مسائل مثلاً مزدوروں کی ہنرمندی میں کمی اور ناقص انفراسٹرکچر۔

یہ حیران کن نہیں ہے کہ مذکورہ متعدد منفی عناصر کے باعث ہماری اقتصادی ترقی کی شرح

گزشتہ سال کے 6.8 فیصد کے مقابلے میں کم ہو کر اس سال 5.8 فیصد رہ گئی۔ ترقی کی رفتار میں یہ کمی اشیاء کے پیداواری شعبوں مثلاً زراعت اور صنعتی اشیاء میں واضح ہے جس سے برآمدات پر گہرے منفی اثرات پڑے ہیں۔ درحقیقت زراعت کے شعبہ میں ترقی گزشتہ سال کے 3.7 فیصد کے مقابلے میں اس سال صرف 1.5 فیصد رہی ہے جب کہ دو بڑی فصلوں یعنی کپاس اور گندم میں بالترتیب 9.3 فیصد اور 6.6 فیصد منفی ترقی ہوئی۔ پیداواری شعبہ نے بھی گزشتہ عشرے کی سب سے کم شرح ترقی دیکھی جو کہ گزشتہ سال کے 8.1 فیصد کے مقابلے میں اس سال 5.4 فیصد رہی۔ لارج سکیل پیداواری شعبہ کی حالت اس سے بھی خراب رہی۔ اس شعبہ میں ترقی گزشتہ سال کے 8.6 فیصد کے مقابلے میں صرف 4.8 فیصد رہی۔

جو چیز حیرت انگیز ہے وہ یہ کہ پیداوار اور رسد کی تاریک صورت حال کے باوجود، اور ملک میں موجودہ دیگر اقتصادی رجحانات کی اکثریت کے برعکس، برآمدی شعبہ نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور برآمدات میں سال 08-2007 میں 13.23 فیصد ترقی ہوئی۔ یہ حقیقتاً ہمارے اس کاروباری طبقے کی حیران کن کامیابی ہے جس نے پہلے بیان کردہ چیلنجز کے سمندر کا مقابلہ کیا۔ چنانچہ ہمارے برآمد کنندگان اپنی توجہ، لگن، حب الوطنی، مستقل مزاجی اور قوم اور معیشت کے لئے خدمت سرانجام دینے پر شکریہ اور تعریف کے مستحق ہیں۔ وزارت تجارت اور اس کے ذیلی اداروں کے ملازمین بھی تعریف کے مستحق ہیں جنہوں نے اس قومی مقصد کے حصول کو سہل بنانے کے لئے نجی شعبہ کو مکمل تعاون فراہم کیا۔

## برآمدات کی کارکردگی

وزارت تجارت کو گزشتہ سال 19.2 بلین ڈالر کا برآمدی ہدف سونپا گیا تھا وہ درحقیقت ایک بڑا ہدف تھا کیونکہ 17 بلین ڈالر کا جو ہدف ہم نے 07-2006 حاصل کیا تھا وہ اس ہدف سے 2.2 بلین ڈالرز زیادہ تھا۔ آپ کو اس بات سے مطلع کرنا میرے لئے باعث مسرت ہے کہ سال 08-2007 میں ہماری مجموعی برآمدات 19.22 بلین ڈالر تھیں جو کہ 07-2006 اور

08-2007 کے دوران ریکارڈ سطح پر 2.246 بلین ڈالر ہیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ سال خدمات کی برآمدات جو کہ نیشنل اکاؤنٹس کے مختلف اجزا میں تقسیم ہیں 2.9 بلین ڈالر تھیں اور دفاع سے متعلق برآمدات 63.9 ملین ڈالر تھیں۔

برآمدات کے مختلف شعبوں کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے جب ہم جولائی سے مئی سال 08-2007 کے گیارہ مہینوں کے دستیاب اعداد و شمار کا گزشتہ سال کے اسی عرصہ سے موازنہ کرتے ہیں تو ہمیں برآمدات مجموعی طور پر 1.755 بلین ڈالر زیادہ نظر آئیں گی۔

فوڈ گروپ اشیاء کی برآمدات 561 ملین ڈالر بڑھیں جس میں چاول 480 ملین ڈالر چینی 72 ملین ڈالر پھل 32 ملین ڈالر اور مچھلی کی اشیاء 15 ملین ڈالر شامل تھیں۔

ٹیکسٹائل گروپ کی کارکردگی کمزور رہی کیونکہ اس کی مجموعی برآمدات 9591.9 ملین ڈالر ہوئیں جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 245.8 ملین ڈالر یا 2.5 فیصد کم تھیں۔ جو برآمدات کم ہوئیں اس میں سوتی کپڑا 128 ملین ڈالر سوتی دھاگہ 124 ملین ڈالر بیڈ وئیر 94 ملین ڈالر اور تیار شدہ ملبوسات 39 ملین ڈالر شامل ہیں۔ ٹیکسٹائل کی کچھ اشیاء کی برآمدات میں اضافہ نوٹ کیا گیا جس میں آرٹ سلک اور سنتھیٹک ٹیکسٹائل 81 ملین ڈالر اور نٹ وئیر 31 ملین ڈالر شامل ہیں۔

ٹیکسٹائل گروپ کی برآمدات میں 2.5 فیصد کی کمی نے، جس کا ہماری مجموعی برآمدات میں ایک بہت بڑا (57 فیصد) حصہ ہے، ہماری مجموعی برآمدات کے فروغ کو بری طرح متاثر کیا۔ اس کمزور کارکردگی کے کچھ اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

- بیڈ وئیر جو ہماری برآمدات کا ایک بڑا اجزو ہے ہندوستان اور چین کے تحت مقابلے کی وجہ سے اس کی امریکہ کو برآمدات کم ہوئیں۔ اس کے ساتھ نیفٹا (NAFTA) کیفٹا (CAFTA) اور اگوا (AGOA) وغیرہ کے معاہدوں کے تحت ہمارے مدمقابل ممالک کو جو ترجیحی محصولات کی سہولت موجود ہے اس سے بھی ہماری

برآمدات کم ہوئیں۔

- ہماری بیڈلینن کی یورپین یونین میں برآمدات اوسطاً 5.7 فیصد اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کی وجہ سے متاثر ہوئیں۔مزید برآں ہمارے مدمقابل ممالک بنگلہ دیش، کمبوڈیا اور سری لنکا کو ڈیوٹی فری کی سہولت موجود ہے جب کہ ہمارے ٹیکسٹائل پر اوسطاً 17 سے 23 فیصد ڈیوٹی ہے۔ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی جنوری/ فروری 2009 تک ختم ہوجائے گی اور اس کے بعد ہماری بیڈلینن کی برآمدات بڑھنا شروع ہوجائیں گی۔
- کاٹن اور یارن کی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے تولئے کی برآمدات کم ہوئیں۔
- ہمارے تاجروں پر ویزا کی پابندیوں اور بیرونی خریداروں کی پاکستان کے بارے میں سفری ہدایات نے ہماری ٹیکسٹائل کی مارکیٹنگ کو متاثر کیا۔کیونکہ خریدار پاکستان نہیں آسکے۔
- معیار اور تعمیل کے معاملات پر کم توجہ کی وجہ سے بھی ہماری ٹیکسٹائل کی برآمدات کو نقصان پہنچا۔

## تنوع (Diversification)

ہماری برآمدات کا بڑھنا اس لئے بھی متاثر ہوا کہ ہماری برآمدی اشیاء کو نئی جگہوں اور برآمدی منڈیوں تک برآمد کرنے پر کم توجہ دی گئی۔اشیاء کے حوالے سے ہماری برآمدات ان چند اشیاء پر مشتمل ہیں جیسا کہ کاٹن کی اشیاء، سنتھیٹک ٹیکسٹائل، چمڑا، چاول اور کھیلوں کا سامان۔سال 08-2007 کے پہلے گیارہ مہینوں کے دوران یہ تمام اشیاء ہماری مجموعی برآمدات کا تقریباً 72.4 فیصد ہوئیں۔مارکیٹ کے حوالے سے ہماری 50 فیصد برآمدات حسب معمول سات ممالک کو ہوئیں۔جس میں امریکہ، جرمنی، جاپان، برطانیہ، ہانگ کانگ ، دبئی اور سعودی عرب شامل ہیں۔ اس طرح گزشتہ تجارتی پالیسیوں میں مختلف اقدامات کے تحت یہ کوشش مسلسل کی گئی ہے کہ ہماری اشیاء

کی دونوں اطراف سے برآمدات مختلف اقدامات کی وجہ سے بڑھتی رہیں۔اوراس سلسلے میں ہمیں خاطر خواہ پیش رفت نظر آرہی ہے۔

عالمی نقطہ نظر سے پاکستان کی بڑی 200 برآمدی اشیاء کا برآمدات میں تناسب 91 فیصد ہے جب کہ ان اشیاء کا عالمی مارکیٹ میں تناسب صرف 19 فیصد ہے اس کی معنی یہ ہوئے کہ دنیا کی 81 فیصد اشیاء تجارت میں پاکستان کا کوئی حصہ نہیں ہے سال 2006 کے دوران دنیا میں کل 5085 اشیاء کی تجارت ہوئی جس میں پاکستان نے صرف 1365 اشیاء کی تجارت کی ،تاہم یہ بھی حوصلہ افزابات ہے جن عالمی منڈیوں میں پاکستان کی تجارت ہے۔وہاں اس کوایک اونچا مقام حاصل ہے۔مثلاً عالمی منڈی میں حصہ کے تناسب سے پاکستان کاٹن یارن اور کاٹن فیبرکس میں پہلے نمبر پر ہے جب کہ کاٹن بیڈلینن، ٹوائلٹ اور کچن لینن اور سوتی قمیضوں میں دوسرے نمبر پر اور چاول میں تیسرے نمبر پر ہے۔

بہتر رجحان یہ رہا کہ ہماری غیر روائتی برآمدی اشیاء کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔ جو اشیاء ٹیکسٹائل کی نہیں ہیں اور جن کی برآمدات بڑھی ہیں ان میں پیٹرولیم گروپ 286 ملین ڈالر سیمنٹ 226 ملین ڈالر کیمیکل اور ادویات 210 ملین ڈالر زیورات 140 ملین ڈالر چمڑے کی مصنوعات 188 ملین ڈالر سرجیکل اور میڈیکل آلات 57 ملین ڈالر شامل ہیں ۔ جو اشیاء متفرق اشیاء کے زمرے میں آتی ہیں ان اشیاء کی برآمدات اس عرصے کے دوران 337 ملین ڈالر کی ہوئیں۔ان میں سنگ مرمر، ماچس، پلاسٹک کی اشیاء، لکڑی کی اشیاء،سرامکس،ٹائیلٹس ، سینٹری کی اشیاء اور گھریلو استعمال کی مختلف چیزیں شامل ہیں۔اس زمرے کی اشیاء کی تجارت کا بڑھنا اچھی ترقی کا مظہر ہے۔غیر روائتی اشیاء کی نئی منڈیوں تک رسائی سے ہماری قیمتی اشیاء کی برآمدات کوفروغ حاصل ہوگا۔

نئی منڈیوں کے حوالے سے سال 99-1998 جوسات منڈیاں میں نے پہلے بیان کی ہیں ان کو ہماری 53.4 فیصد برآمدات ہوئیں جب کہ سال 08-2007 میں یہ تناسب کم ہوکر

44.4 فیصد رہ گیا۔ اس سلسلے میں تین علاقائی گروپ ہماری برآمدات کے فروغ کے لحاظ سے انتہائی اہم ہیں۔

- لاطینی امریکی ممالک جیسا کہ برازیل، چلی ،کولمبیا، میکسیکو اور نکاراگوا۔
- افریقن ممالک جس میں ساؤتھ افریقہ، کینیا، مڈگاسکر اور موزمبیق شامل ہیں۔
- غیر روائتی یورپین منڈیاں جس میں گزشتہ سویت بلاک شامل ہے اس میں اسکینڈینویا، پولینڈ اور یونان شامل ہیں

اگر کوئی 04-2003 سے 07-2006 کے دوران برآمدی نمو پر نظر ڈالے تو معلوم ہوگا کہ اس عرصہ میں لاطینی امریکہ میں نمو کی شرح 114 فیصد، افریقہ میں 81 فیصد اور یورپین گروپ کے ممالک میں 60 فیصد رہی۔

برآمدات میں تنوع کا رجحان بڑا صحتمند ہے اور اس کو جاری رہنا چاہئے۔ لیکن مستقبل قریب میں ہم ٹیکسٹائل کی برآمدات پر اپنی موجودہ توجہ کو تبدیل کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے کیونکہ ہماری کل برآمدات میں اس کا حصہ 57 فیصد ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دنیا کی تجارت میں ٹیکسٹائل اور پارچاجات کا حصہ 4.5 فیصد ہے اور دنیا کی تجارت میں پاکستان کی ٹیکسٹائل اور پارچاجات کا حصہ صرف 2.15 فیصد ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شعبہ میں پاکستان کو متعدد ممالک سے شدید مقابلے کا سامنا ہے۔ دوسری طرف ہمارے لئے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارے کچھ مدمقابل ممالک اس شعبہ میں بڑھتی ہوئی لاگت کی وجہ سے اپنی برتری کھو رہے ہیں جس میں چین بھی شامل ہے۔ ہمارے ٹیکسٹائل پارچاجات تیار کرنے والوں کو چاہئے کہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور پاکستان میں شروع ہونے والے چین کے لئے مخصوص صنعتی زونز (China Specific Industries Zones) میں چین کے ساتھ مشترکہ منصوبے شروع کرکے پیداواری سہولیات کو بڑھائیں۔

<u>سالانہ درآمدات اور تجارتی خسارہ</u>

وزارت تجارت تسلسل سے برآمدات بڑھانے کے لئے کام کرتی ہے اور برآمدات کے بڑے اہداف مقرر کئے جاتے ہیں۔ درآمدات کے آئندہ تخمینے (Projection) جس کا سالانہ تجارتی پالیسی میں ذکر ہوتا ہے وہ زیادہ تر مستقبل کے اندازوں پر تیار کئے جاتے ہیں مزید یہ کہ وزارت تجارت درآمدات کے حجم پر مستعدی کے ساتھ قابو نہیں پا سکتی جس کی وجہ اردگرد کے حالات اور حکومت کی ضروریات ہیں جو کہ اس کی اپنی عمل داری سے باہر ہوتی ہیں۔ اس سے قطعہ نظر کہ مجموعی درآمدات جو کہ 08-2007 میں 39.97 ارب ڈالرر ہیں اور ہماری تجارت میں 20.77 ارب ڈالر خسارے کی وجہ بنیں۔ درج ذیل اسباب تجارت میں خسارے کی وجہ ہیں:۔

- تیل کی قیمتوں میں اضافہ درآمدات کا 11.3 ارب ڈالر کا بل پچھلے سال کے 7.3 ارب ڈالر سے تجاوز کا سبب بنا۔
- گندم کے بحران سے عہدہ براء ہونے کے لئے گندم کی پہلے سے زیادہ قیمت پر درآمد یعنی 820 ملین ڈالر بھی درآمدات کے بل میں اضافہ کا سبب ہے ۔
- پام آئیل کی قیمتوں میں 502.7 ڈالر فی میٹرک ٹن سے 839.3 ڈالر فی میٹرک ٹن اضافے سے 558 ملین ڈالر کا درآمد کے بل میں ایک اور اضافہ ہوا۔
- ملک میں خام کپاس کی فصل کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 687 ملین ڈالر کی خام کپاس کی درآمد۔ اور
- مشینری کی درآمد میں 493 ملین ڈالر اضافہ جس میں بجلی پیدا کرنے والی مشینری میں 315 ملین ڈالر کا اضافہ شامل ہے
- کھادوں کی درآمد میں 491 ملین ڈالر کا اضافہ جبکہ کیمیکلز کی درآمد میں 577 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا

دوسرے الفاظ میں تقریباً 86 فیصد ہماری درآمدات مشینری، خام مال کے علاوہ دوسری